نواب لطف الدولہ اورینٹل ریسرچ انسٹیٹیوٹ

تاریخ

تاریخ و آثار قدیمہ کا سہ ماہی رسالہ

مرتبۂ

حکیم سید شمس اللہ قادری

سید سعد اللہ قادری

سکریٹری نواب لطف الدولہ اورینٹل ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے

دفتر تاریخ حیدرآباد دکن سے شایع کیا

(عہد آفرین برقی پریس)

تاریخ

سلسلہ جدید

جلد چہارم ــــــــ جون ۱۹۴۰ء ــــــــ حصہ اول

متفرقات

پوناؔلی کا قطب شاہی کتبہ ۱

بیدر کے گنج دروازے کا منظوم کتبہ ۶

شہنشاہ بابر کے سکے جو آئمہ اثنیٰ عشر علیہم السلام کے نام سے مضروب ہوئے ہیں۔ ۹

مقالات

شیخ شہاب الدین سہروردی ۱۷

سلاطین کلوہ ۵۱

مہم ارکاٹ ۷۱

تبصرے و تذکرے ۱۳۱ تا ۱۸۴

مطالعہ سے قبل ملاحظہ فرمائیے

سہو نظری اور مصحح کے عدم التفات کے باعث رسالہ میں طباعت و کتابت کی بعض غلطیاں رہ گئی ہیں مثلاً

صفحہ ۷ سطر ۲۰ کے مصرع اول میں بیٹر کے عوض غلطی سے بییر اور صفحہ ۰ سطر ۱ کے مصرع دوم میں عناد کے عوض اعناد چھپ گیا ہے اسی طرح صفحہ ۱۹ سطر ۳ میں یاقوت حموی کی نسبت الھروی چھپی ہے جو سراسر غلط ہے۔ بلکہ صحیح نسبت الرومی ہے۔ صفحہ ۱۰۰ سطر ۵ میں علامہ ابن جوزی کی کتاب المنتظم کا نام غلطی سے المنتقظم طبع ہو گیا ہے ازراہ کرم ان کو اور اسی نوعیت کی بعض اور غلطیوں کو جو بآسانی صحیح ہو سکتی ہیں۔ دوران مطالعہ میں صحیح فرما لیا جائے۔

خاکسار

ناشر

هو السمیع العلیم

در زمان خلافت بادشاه

جمجاه ملایک سپاه ظل اله سلطان

عبد الله قطب شاه خلد الله ملکه الی یوم القیام

و در ایالت نواب مستطاب معلی القاب نواب جملة

الملکی میر محمد سعید تا هست جهان مستدام باد

بنا کرد و باتمام رسانید مسجد را بنده درگاه رستم

ابن ذوالفقار استرابادی بتاریخ شهر شوال سنه ۱۰۶۳

پونا ملی کا قطب شاهی کتبه

پوناملی کا قطبشاہی کتبہ

پوناملی ضلع چنگل پیٹھ میں مدراس سے جانب مغرب تیرہ میل اور سینٹ تھامس کے پہاڑ سے جانب شمال پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ قدیم زمانہ میں یہ مقام کرناٹک کے مشرقی ساحل کا حاکم نشین تھا۔ قطبشاہی تسلط سے پہلے چندراگری کے راجہ کی طرف سے یہاں کی حکومت کاستری کے زمیندار وینکٹا ڈامرلا کے تفویض تھی۔

میر جملہ میر محمد سعید اردستانی[1] سلطان عبداللہ قطبشاہ (۱۰۳۵ھ - ۱۰۸۳ھ) کا وزیر اور سپہ سالار تھا۔ اسکی سعی و کوشش سے کرناٹک کا بہت بڑا علاقہ قطبشاہی عملداری میں شامل ہوا ہے۔ سلطان عبداللہ کے عہد میں قطب شاہی

---

[1] میر جملہ کے حالات کتب ذیل میں ملاحظہ فرمایئے۔ (۱) تذکرہ مرزا طاہر نصرآبادی۔ طبع طہران صفحہ ۵۶ (۲) عمل صالح۔ جلد سوم صفحہ ۲۱۳ و صفحہ ۲۲۴ (۳) ماثر الامرا۔ جلد سوم صفحہ ۵۳۰ تا صفحہ ۵۵۵ (۴) سیر المتاخرین۔ جلد اول صفحہ ۲۰۴۔

سلطنت کی جنوبی حد رُودِ کرشنا کے نیچے کھمم تک تھی۔ میر جملہ نے بڑی جدوجہد کے بعد کرناٹک کا مشرقی علاقہ رود پالار کے نیچے دور تک فتح کر لیا۔ اس جدید مفتوحہ ملک کی وسعت طولاً تین سو میل اور عرضاً ساٹھ میل تھی۔ اور اس سے سالانہ چالیس لاکھ روپئے محاصل وصول ہوا کرتا تھا۔[۱]

میر جملہ نے ۱۰۵۶ھ میں اودے گیری فتح کی۔ اس کے بعد کنجی کوٹہ (کندی کوٹہ) پر قبضہ کرتا ہوا جنوب کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ ویلور کے قریب رینی گنٹہ کو فرودگاہ قرار دیکر سمندر کے کنارے پولیکٹ اور مدراس سے گزرتا ہوا کانچی ورم پہونچا۔ غرض کہ اس نے ۱۰۵۶ھ اور ۱۰۶۳ھ کے مابین سات سال کی قلیل مدت میں کرناٹک کے وہ تمام علاقے فتح کر لئے جو پہلے پایان گھاٹ کہلاتے تھے اور اس وقت کرنول۔ کڑپہ۔ ترپاتور۔ ویلور۔ ارکاٹ۔ سیلم۔ نیلور۔ مدراس اور چنگل پیٹھ کے اضلاع میں شامل ہیں۔

میر جملہ کی ان فتوحات کے مفصل حالات کسی فارسی تاریخ میں ابھی تک دستیاب نہیں ہوے۔ مرزا سالک کے قصائد۔ ابراہیم زبیری کی بساتین السلاطین اور برہان خاں کی ترک والاجاہی میں ان کی جانب جستہ جستہ اشارے ملتے ہیں جو ذیل میں درج ہیں۔

۱۰۵۵ھ میں میر جملہ تسخیر کنڈی کوٹہ کے ارادے سے روانہ ہوا اس موقع پر مرزا سالک نے حسب ذیل تاریخ لکھی۔

اے خدیو سعید فرخ فال — حافظت باد ایزد متعال

بہر اقبال فتح، شد تاریخ — روئے آوردہ فتح باقبال (۱۰۵۵ھ)

---

[۱] عمل صالح جلد سوم صـ ۲۱۳

سنہ ۱۰۶۰ھ میں کندی کوٹہ فتح ہوا تو مرزا سالک نے حسب ذیل تاریخ منظوم کی۔

کرد مفتوح باقبال تو کندی کوٹہ ہم چو خیبر کہ کشاد از کف فیاض وصی
از پئے فتح دلم خواست کہ گوید تاریخ فکر تاریخ مرا برد و زخود کرد تہی
دوش در واقعہ دیدم کہ رسولے می‌گفت فاتح قلعہ علی بود و علی بود و علی

سنہ ۱۰۶۱ھ میں میر جملہ نے گوتی پر قبضہ کیا تو مرزا سالک نے حسب ذیل تاریخ لکھی۔

اے آصف زمانہ کہ با کوکب سعید گیتی کشادۂ کہ تو گوتی کشودۂ
تاریخ این ظفر طلبیدم ز پیر عقل گفتا عجیب قلعۂ گوتی کشودۂ

ابراہیم زبیری نے کرناٹک کے عادل شاہی فتوحات اور قلعہ جنجی کی فتح کا ذکر کرتے ہوئے کرناٹک کے قطب شاہی مقبوضات کا اس طرح تذکرہ کیا ہے۔

چوں بارہ ملک آں طرف بیشتر ازیں زماں در تصرف قطب شاہیاں
آمدہ بود۔ میر جملہ از طرف قطب شاہ بحراست آں متعلق بودہ در سواد
ریبی گنڈہ کہ از مضافات ویلور بر ہنج گاؤ از جنجی واقع بود اقامت می‌داشت۔

بارہ ملک سے کرناٹک کے پایان گھاٹ کا وہ علاقہ مراد ہے جسکو ٹیپو سلطان اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ میں بارہ محال کہتے تھے اور آجکل ضلع سیلم کے نام سے مشہور ہے۔ ابراہیم زبیری کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ضلع سیلم کا بالائی علاقہ قطب شاہی تصرف میں تھا اور وہاں کی حکومت میر جملہ کے تفویض تھی۔

تزک والا جاہی سے جو کرناٹک کی خاص تاریخ ہے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۰۵۰ھ میں کرناٹک کے علاقہ پایان گھاٹ پر قطب شاہی قبضہ ہو گیا تھا۔

اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے کارندوں نے مدراس میں قلعۂ گلی تعمیر کرنے کی اجازت قطب شاہ سے حاصل کی تھی۔ اور قطب شاہ کو ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے سالانہ بارہ سو ہون پیشکش ملا کرتا تھا۔

درزمان رایل نام راجہ پایان گھاٹ (راجہ چیندراگری) نائبان کومپنی ایسٹ انڈیا بازمیندار کالستری دامرلہ وار نام دیوانش کہ تا ایں زمان وقائع نگاری حوادث زمانۂ باستان زمینداری پالۂ کالستری و اطلاق اسم دامرلہ وار متعلق باولاد ہماں دیوان ست اتحاد محکم ساختہ وبار سال تحف و ہدایا براجہ مذکور از وساطت دامرلہ وار حکم قطعہ زمینی برائے احداث تجارت گاہی بر ساحل دریا خواستند۔ راجہ بسفارش دیوان و اقبال التماس موضع مدراس کوپم نام عمل تعلقہ پون ملی داد و سند آں بر لوح طلائی مرتسم کردہ بر ملتمسان منت نہاد و مبلغ یکہزار و دوصد ہون کرک پیشکش سالانہ بر آنہا مقرر فرمود۔ و کومپنی در ۱۰۴۹ھ یکہزار و چہل و نہ ہجری مقدس بر زمین موضع مذکور بر لب دریائے شور بنای کوٹھی نمود و بقرینہ اسم موضع مدراس نامید۔ و بعد چندی باجارۂ سہ موضع دیگر یعنے موضع چینم نایک کوپم و موضع ارکوپم و موضع ملی پیٹھ عمل تعلقہ پون ملی از دامرلہ وار منت پذیر گردید و بر زمین موضع چینم نایک کوپم کہ با زمین مدراس پیوستہ است طرح آبادی نہاد و بقرینہ اسم موضع چینا پٹن نام داد۔

اوقاتیکہ سلطان عبد اللہ قطب شاہ (۱۰۳۵ھ۔ ۱۰۸۳ھ) بادشاہ حیدر آباد و بر اکثر محالات پایان گھاٹ تصرف یافت و حکومت رایل زوال یافت یعنے در ۱۰۵۸ھ یکہزار و پنجاہ و ہشت ہجری مقدس ویرآیا نام وکیل را بحیدر آباد فرستادہ بگزارش تحف و ہدایا از دربار بادشاہی حکم احداث قلعۂ گلی و سند

ہر چہار موضع منضم در عمل رایل واجرائی دار الضرب ہون کرک حاصل واز تعہد
ایصال وجہ پیشکش زمان رایل بخزانہ شاہی خود را در سلک مال گزاران شامل
نمود۔ وکیل نیز از پیشگاہ سلطانی بعنایت پالکی وچہتری وجاگیر موضع ترل کیڑی
علاقہ پونملی شرف اختصاص وارتخاص یافت وموضع جاگیر تا حیات
در تصرف خود داشت بعد ازاں بضبطی کمپنی رسید۔

میر جملہ کے سپہ سالار رستم بن ذو الفقار استر آبادی نے جسکو ایسٹ انڈیا کمپنی
کے کارندوں نے رستم زماں کے لقب سے یاد کیا ہے ۱۰۶۳ھ میں قصبہ پونا ملی
کو اپنا فرودگاہ قرار دیا اور وہاں ایک مسجد تعمیر کرائی جو اس وقت بھی موجود ہے
اور اس پر حسب ذیل کتبہ لگا ہوا ہے۔

هو السمیع العلیم

در زمان خلافت سلطنت بادشاہ
جمجاہ ملایک سپاہ ظل الہ سلطان
عبد اللہ قطب شاہ خلد اللہ ملکہ الی یوم القیام
در ایالت نواب مستطاب معلا القاب جملۃ
الملکی میر محمد سعید تا ہست جہان مستدام باد
بنا کرد و با تمام رسانید مسجد را بندۂ درگاہ رستم
ابن ذو الفقار استر آبادی بتاریخ ۲۰ شوال ۱۰۶۳ھ

بیڑ کے گنج دروازے کا منظوم کتبہ

اس کتبہ کو مولانا غلام یزدانی ناظم سررشتہ آثار قدیمہ نے سنہ ۱۹۲۰ و ۱۹۲۱ء کی سررشتہ آثار قدیمہ کی سالانہ رپورٹ میں شائع کیا۔ اس کے بعد سنہ ۱۹۲۱ و ۱۹۲۲ء کے اے پی گرافیا انڈو مسلیمیکا میں چھپوایا اور اس پر حسب ذیل تمہید لکھی ہے۔

گنج کے معنی فارسی زبان میں خزانہ کے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں یہ لفظ غلہ کی منڈی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ گنج دروازہ صرف ایک کمان ہے جو غلہ کی منڈی میں واقع ہے۔ فن تعمیر کے لحاظ سے اس میں کوئی خوبی نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ کمان ایک کوچہ کی بنیاد کے وقت تعمیر ہوئی تھی جس کا نام معمور پورہ تھا۔ اس کا بانی خاندوران اورنگ زیب کا درباری امیر تھا۔ مغلیہ تاریخ میں یہ دوسرا شخص ہے جسکو یہ خطاب عطا ہوا ہے۔ اسکا اصلی نام سید محمود تھا۔ اسکو ابتدا میں نصیری خاں کا خطاب دیا گیا تھا۔ اورنگ زیب کے اوایل عہد میں پانچ ہزاری منصب اور خان دوراں کے خطاب سے سرفراز ہوا۔ اور ۱۰۷۷ھ میں انتقال کیا۔

مولانا یزدانی نے کتبہ کا متن اس طرح نقل کیا ہے۔

در زمان شہنشہ عادل — کہ بود در زمانہ بے ہمتا
شاہ اورنگ زیب عالمگیر — صیت عدلش گرفتہ ارض و سما
خان دوران شجاع .... — معدن جود و کان حلم و سخا
زبدۂ خانان خاندان معنوی — کہ ازو یافت چشم و ہر ضیا
کرد در بیر .... — کہ ازاں کوتہ است دست قضا
گشت ساعی ایں بنا طاہر — زاں کہ اوست خود ز اہل وفا
شد بہ معمور پورہ آں مشہور — .... باد بقا
سال تاریخ ایں بنا جستم — بتضرع ز خالق یکتا
.... کہ از غیب ...... — از سر لطف ہاتفی ز سما
سرئی بگرد .... بگو — باشد ایں پورہ جنت دنیا

مولانا یزدانی کی اشاعت سے اکیس سال پہلے ۱۸۹۹ء میں بیڑ کے قاضی احمد محی الدین نے اپنی تاریخ بیڑ میں صفحہ (۶۸) پر اس کتبہ کو شائع کیا ہے۔ اور قاضی صاحب کا نقل کیا ہوا متن مولانا یزدانی کے متن سے زیادہ مکمل اور صحیح ہے۔ ہم نے بھی کئی سال پہلے اس کتبہ کو دیکھا ہے اور ہماری دانست میں اسکا صحیح اور بے عیب متن حسب ذیل ہے ـــ

در زمانِ شہنشہِ عادل — کہ بود در زمانہ بے ہمتا
شاہِ اورنگ زیب عالمگیر — صیتِ عدلش گرفتہ ارض و سما
خانِ دوراں شجاع دین معمور — معدن جود و کانِ حلم و حیا
زبدۂ خاندانِ معموری — کہ ازو یافت چشم و ہر ضیا
کرد در بیڑ پورۂ آباد — کہ ازاں کوتہی ست دست قضا
گشت ساعیٔ ایں بنا طاہر — زانکہ او ہست خود ز اہل وفا

شد معمور پورہ ایں مشہور — از عنادِ زمانہ باد بقا
سالِ تاریخ ایں بنا جستم — پہ تفرع ز خالق یکتا
ناگہ از غیب ایں ندا دادم — از سرِ لطف ہاتفے زسما
سرپائے بگیرہ فاش بگو — باشد ایں پورہ جنت دنیا

اس قطعہ میں مصرعہ آخر سے ۱۰۹۹ھ بر آمد ہوتے ہیں شاعر نے مصرعۂ تاریخ کے سرپا یعنی لفظ آخر کے حرف اول (دنیا کی دال) کے عدد (۴) کا اس میں تدخلہ کیا ہے۔ اس حساب سے ۱۱۰۳ھ اس کمان کا سال تعمیر ہے اور اس سے ظاہر کہ اس تعمیر کو خاندوران سید محمود سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ سید محمود کا ۱۰۷۷ھ میں انتقال ہوا ہے اور اس کے انتقال سے چھبیس سال بعد یہ کمان تعمیر ہوئی ہے۔

اس کمان کے بانی کا نام سید محمود نہیں بلکہ میر شجاع الدین معمور خاں ہے وہ میر ابو الفضل معموری کا ہمشیرہ زادہ اور عالمگیر اورنگ زیب کے عہد میں اورنگ آباد کی حراست پر مامور تھا۔ ۱۱۰۳ھ میں بیڑ کی فوجداری پر مامور ہوا[1] ۱۱۱۰ھ میں آتش خاں کے انتقال کے بعد کرناٹک کی فوجداری سے سرفراز ہوا[2] ۱۱۱۳ھ میں یہ خدمت چین قلیچ خاں سے کے تفویض ہوئی اور معمور خاں سبکدوش کر دیا گیا۔[3]

اے پی گرافیا اینڈ مسلیمیکا قابل استناد رسالہ ہے۔ اس میں ایسی فاحش غلطی کا موجود رہنا محققین کے لئے گمراہی اور غلط رہنمائی کا باعث ہوگا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مولانا یزدانی اسکی کسی آئندہ اشاعت میں اس غلطی کی تصحیح فرمادیں گے۔

۱؎ ماثر عالمگیری ص ۳۴۷۔

۲؎ ماثر عالمگیری ص ۴۰۲

۳؎ ماثر عالمگیری ص ۴۴۱۔